IBO IB DIPLOMA PROGRAMME
PROGRAMME DU DIPLÔME DU BI
PROGRAMA DEL DIPLOMA DEL BI

M02/255/S(1)T

URDU B – STANDARD LEVEL – PAPER 1
OURDOU B – NIVEAU MOYEN – ÉPREUVE 1
URDU B – NIVEL MEDIO – PRUEBA 1

Monday 6 May 2002 (morning)
Lundi 6 mai 2002 (matin)
Lunes 6 de mayo de 2002 (mañana)

1 h 30 m

TEXT BOOKLET – INSTRUCTIONS TO CANDIDATES

- Do not open this booklet until instructed to do so.
- This booklet contains all of the texts required for Paper 1 (Text handling).
- Answer the questions in the Question and Answer Booklet provided.

LIVRET DE TEXTES – INSTRUCTIONS DESTINÉES AUX CANDIDATS

- Ne pas ouvrir ce livret avant d'y être autorisé.
- Ce livret contient tous les textes nécessaires à l'épreuve 1 (Lecture interactive).
- Répondre à toutes les questions dans le livret de questions et réponses.

CUADERNO DE TEXTOS – INSTRUCCIONES PARA LOS ALUMNOS

- No abra este cuaderno hasta que se lo autoricen.
- Este cuaderno contiene todos los textos requeridos para la Prueba 1 (Manejo y comprensión de textos).
- Conteste todas las preguntas en el cuaderno de preguntas y respuestas.

اقتباس الف

نیچے دی ہوئی نظم کو پڑھنے کے بعد سوال و جواب کی بیاض میں دیئے ہوئے سوالات حل کیجئے۔

بڑھے چلو، بڑھے چلو

مرے عزیز ساتھیو   پیامِ امنِ نو سنو
نہ غفلتوں میں تم رہو   ذرا قدم بڑھا تو دو
وطن کا روپ دیکھ لو   بڑھے چلو ، بڑھے چلو

تمہیں ڈرائے کیا بھلا   یہ گرم و خشک و تر ہوا
بلند ہو جو حوصلہ   ملے گا کیوں نہ مدّعا
مگر یہ شرط ہے بڑھو   بڑھے چلو، بڑھے چلو

جو تم ہو فرشِ خاک پر   رکھو فلک پہ تم نظر
ہے چیز کیا یہ بحر و بر   ہوں دل میں حوصلے اگر
کرو نہ دیر اب اٹھو   بڑھے چلو، بڑھے چلو

بدل دو کارواں کا رُخ   بلند آسماں کا رُخ
وطن کے نوجواں کا رخ   چمن کے باغباں کا رخ
سحر کی سمت موڑ دو   بڑھے چلو، بڑھے چلو

پکارتا ہے یہ وطن   نکھار دو چمن چمن
یہ کہہ رہے ہیں جان و تن   سنوار دو ہر انجمن
سفر میں اب نہ سانس لو   بڑھے چلو، بڑھے چلو

اقتباس ب

مندرجہ ذیل اقتباس سے متعلق دیئے ہوئے سوالات کے جواب لکھئے۔

(۱) کوئی اگر کسی سے کہتا ہے کہ اس کا دماغ چڑیا جیسا ہے تو یقیناً کہنے والے کے اندر سائنسی معلومات کی کمی ہے، کیونکہ نئی تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ایک پرندہ یعنی طوطا اپنے دماغ سے اتنی بات سوچ سکتا ہے، جتنی کہ پانچ سال سے کم عمر کے بچے نہیں سوچ سکتے۔ اس پرندے کو اس لئے پسند کیا جاتا ہے کہ یہ دیکھنے میں نہایت حسین وجمیل ہے اور اس وجہ سے زیادہ پیار کیا جاتا ہے کہ جیسا کہا جاتا ہے یہ فوراً اس کی نقل کر دیتا ہے۔

(۲) ایک سائنسی سوال ہے کہ طوطے بات کرنا کیوں پسند کرتے ہیں؟ اس مثال ___ صحیح جواب یہ ہے کہ اس پرندے ___ ۱۷ اپنی آواز سننا بہت پسند ہے۔ آپ کا مشاہدہ ہوگا کہ طوطے سکھائی ہوئی باتوں کو ٹھیک وقت پر ٹھیک اسی طرح ___ ۱۸ کہہ دیتے ہیں، اگر چہ وہ اس بات ___ ۱۹ معنی نہیں جانتے ہیں۔ کچھ طوطے تو بالکل علی الصبح جب اپنے مالک کو دیکھتے ہیں تو ”السلام علیکم“ یا ”گڈ مارننگ“ سے استقبال کرتے ہیں۔ بچے تو اسے ”اللہ روزی بھیجو“ سکھا کر لطف اندوز ہوتے ہیں۔ طوطے پر تحقیق کے بعد یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ ہر پالتو طوطے ___ ۲۰ یہ خواہش ہوتی ہے کہ ہفتے میں کم از کم ایک مرتبہ اس کا مالک اسے پیار ضرور کرے۔ حالانکہ تحقیق ___ ۲۱ طوطے ___ ۲۲ سوچنے کی صلاحیت کا حیرت انگیز انکشاف کیا ہے۔

(۳) ایروزونا کی ایک خاتون ماہر حیاتیات ایرین پیپر برگ نے ایک طوطا ۱۹۷۷ء سے پال رکھا ہے۔ جس کا نام ایلیکس ہے۔ دس سال کی مدت میں طوطے کی عادات وخاصیت کا مشاہدہ کر کے اس نے بتایا کہ تجربے ثابت کرتے ہیں کہ ایلیکس کی ذہنی حالت ڈولفن اور بن مانس کی صلاحیت کے برابر ہے، بلکہ کئی چیزوں میں تو ان سے آگے ہے۔ کبھی یہ ہوا کہ کوئی شخص اداس حالت میں گھر کے اندر داخل ہوا، اور طوطا اس کا چہرہ پڑھ کر فوراً پوچھ بیٹھا ”کیا کچھ ہو گیا ہے؟“

(۴) طوطے کی چونچ بہت مضبوط ہوتی ہے، جس کی اوپری سطح خمدار اور کنارا نوکیلا ہوتا ہے کھانے کے دوران ایک پنجے سے غذا کو پکڑے رہتا ہے۔ اس کے چنے کھانے کا انداز نرالا ہے۔ وہ ہمیشہ چنے کو چھیل کر کھاتا ہے۔ یہ درختوں کے سوراخوں میں اپنا گھونسلہ بناتا ہے۔

(۵) یہ رات کے وقت بالکل اندھیرے میں رہنا پسند کرتا ہے، اسی لئے پالتو طوطے کے پنجرے کو رات کے وقت کپڑے سے ڈھک دینا چاہئے ورنہ جہاں اس کو روشنی ملی فوراً چلانا شروع کر دیتا ہے۔ طوطے کی بہت ساری صفتوں میں ایک اہم صفت یہ ہے کہ یہ بہت ہی اطاعت گزار پرندہ ہے۔

اقتباس ج

ذیل کی عبارت کو پڑھنے کے بعد متعلقہ سوالات کے جواب تحریر کیجئے۔

نئی دہلی: کل اردو گھر میں ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ یہ جلسہ پاکستان سے آئے ہوئے جناب جمیل الدین عالی کے اعزاز میں تھا۔ ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ جلسے کا آغاز علی سردار جعفری کے ''ترانہ اردو'' سے ہوا۔ جسے جگجیت سنگھ نے گایا:

ہماری پیاری زبان اردو
ہمارے نغموں کی جان اردو
حسین و دلکش زبان اردو

اس کے بعد ڈاکٹر خلیق انجم نے تعارفی تقریر کی۔ انہوں نے کہا: جمیل الدین عالی بہت ہی مشہور و معروف شاعر اور ادیب ہیں۔ ہندوستان اور پاکستان میں ایسے شاعر بہت کم ہوں گے جن کو اتنی مقبولیت اور شہرت حاصل ہوئی ہے۔ اب تک ان کی سترہ کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ انہیں بیس پچیس ایوارڈ مل چکے ہیں، جو نہایت قابل فخر بات ہے۔ عالی صاحب دہلی کے لوہارو خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اینگلو عربک اسکول اور کالج (دلی کالج) سے تعلیم حاصل کی۔ پھر پاکستان جانے کے بعد ایل ایل بی کی ڈگری بھی حاصل کی۔ وہ پاکستان میں مختلف سرکاری عہدوں پر فائز رہے۔

ڈاکٹر اسلم پرویز نے کہا کہ جمیل الدین عالی کی شخصیت بہت فعال اور متحرک ہے۔ انہوں نے جس طرح کے، اور جس زبان میں دوہے کہے ہیں وہ قابلِ تعریف ہے۔ ان دوہوں میں دلی کی اس زبان کی خوشبو ہے جس میں سادگی اور سلاست ہے۔ عالی صاحب اسی دلی کے فرزند ہیں جس میں ہم پیدا ہوئے۔ انہوں نے بھی ان اداروں سے تعلیم حاصل کی جہاں بعد میں ہم زیرِ تعلیم رہے۔

جناب عالی صاحب نے اپنے تاثرات اور خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آپ حضرات نے جس محبت اور خلوص سے میرا ذکر کیا ہے۔ میری کوشش ہوگی کہ میں اس پر پورا اتروں .... میں انسان کے موضوع پر کتاب لکھ رہا ہوں، جس کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ آپ حضرات دعا کریں کہ خدا مجھے صحت اور عمر دے کہ میں اس وقیع کام کو پورا کر سکوں۔ بعد میں انہوں نے اپنی کئی نظمیں، غزلیں اور دوہے پیش کئے، جسے سامعین نے بہت پسند کیا۔

پروفیسر نثار احمد فاروقی نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ عالی صاحب بہت ممتاز شاعر اور نثر نگار ہیں۔ آج کی شام بہت یادگار شام ہے۔ عالی صاحب نے بہت زیادہ تعلیمی، سماجی اور ثقافتی کام کئے ہیں۔

آخر میں جناب مخمور سعیدی کے مقررین، منتظمین اور سامعین کے شکریے پر جلسہ کا اختتام ہوا۔